بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سیّد المفسرین ادیبؒ اعظم

مولانا سیّد ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

ے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللّٰہ

دعا گو

احقر الزمن سیّد ظفر حسن نقوی
مترجم کتاب ہذا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر .. .. ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۵ کراچی

مطبع .. .. قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۵ کراچی

کتابت .. .. سیّد شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت .. .. دسمبر ۲۰۰۲ء بار سوم

ہدیہ .. .. (۲۱۰) دو سو دس روپے

ہنکائے لیے جاتا ہے اور میرے پاس گواہ ہیں اونٹ نے کہا یہ شخص بری ہے اور گواہ جھوٹے ہیں مجھے فلاں یہودی کلنے چرایا تھا۔

عروہ ابن زبیر سے مروی ہے کہ فتح خیبر میں حضرت کے حصہ میں چار ازواج بھاری اور چار ہلکی اور دس اوقیہ سونا اور چاندی اور ایک گدھا آیا۔ جب اس پر سوار ہوئے تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں اس نسل سے ہوں جن میں سے ستر گدھے مرکب انبیاء تھے ہیں اب ہماری نسل منقطع ہوگئی میرے سوا کوئی باقی نہیں اور آپ کے سوا کوئی نبی باقی نہیں رہا بشارت دی ہے آپ کی زکریا نبی نے۔ حضرت نے اسے اس کے مالک کے پاس بھیجا اس نے سر سے دروازہ کھٹکھٹایا جب اس کا مالک گھر سے نکلا تو اس نے حضرت کے سامنے لاکر اشارہ کیا کہ دعوت رسولؐ قبول کر مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ نے انتقال فرمایا تو اس نے اپنے کو ہلاک کر لیا اور اس کی قبر بنائی گئی۔

آنحضرتؐ نے یوم عرفہ خطبہ پڑھا اور لوگوں کو صدقہ کی طرف توجہ دلائی۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا اونٹ فقرا کے لیے حاضر ہے آنحضرتؐ نے اونٹ کو دیکھا اور فرمایا اسے میرے لیے خرید لو ایک رات وہ حجرۂ بنی عباس کے پاس آیا اور سلام کیا حضرت نے فرمایا۔ بارك الله فيك اس نے کہا میرا واقعہ یہ ہے کہ ایک روز میں جنگل میں چر رہا تھا درندے میری طرف آئے اور آپس میں کہنے لگے۔ یہ محمدؐ کا ناقہ ہے حضرت نے اس کے مالک کا نام پوچھا اس نے کہا غضبا پس حضرت نے اس کا وہی نام رکھ دیا۔

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے حضرت سے پوچھا آپ کے بعد میں کس کے پاس جاؤں۔ فرمایا میری بیٹی فاطمہؑ کے پاس جو سوار ہوگی تجھ پر دنیا و آخرت میں۔ جب حضرت نے وفات پائی تو وہ ایک رات ان کے پاس آیا اور کہا السلام عليك يابنت رسول الله میرا دنیا چھوڑنے کا وقت قریب آگیا رسول اللہ کے بعد نہ مجھے کھانا اچھا لگتا ہے نہ پینا آنحضرتؐ کی وفات کے تین روز بعد وہ مر گیا۔

سفینہ غلام رسول سے مروی ہے کہ میں کشتی میں سفر کر رہا تھا ناگاہ کشتی ٹوٹ گئی میں ایک تختہ پر بیٹھ گیا اس نے مجھے ایک جنگل میں لا ڈالا جہاں شیر رہتا تھا میں نے اس سے کہا اے ابوالحارث میں رسول اللہ کا غلام ہوں اس نے اپنا سر جھکایا اور مجھے اشارہ کیا اپنی پشت پر سوار کرنے کا اور پھر وہ مجھے بٹھا کر ایک راستہ پر لے آیا۔

ابو ذر سے مروی ہے کہ میں بطن مر میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا ایک بھیڑیا آیا اور بکری لے گیا میں نے غل مچایا اور بکری چھین لی اس نے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا کہ میرے اور میرے رزق کے درمیان حائل ہوگیا۔ میں نے کہا اس سے زیادہ عجیب بات نہیں اس نے کہا اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ رسول اللہ حرمین کے درمیان نخلات میں لوگوں کو ماضی اور مستقبل کے درمیان بتا رہے ہیں۔ اور تم اپنی بکری کا پیچھا کر رہے ہو میں نے کہا میرا قائم مقام کون ہے کہ میری جگہ بکری کو پکڑ لے اور میں وہاں جاؤں اور حضرت پر ایمان لاؤں بھیڑیئے نے کہا میں حفاظت کروں گا پس میں مکہ آیا میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ لوگوں کے حلقہ میں ہیں اور وہ آپ کو برا بھلا کہہ رہے ہیں ناگاہ ابوطالب آگئے ان کو دیکھ کر لوگوں نے کہا چپ رہو اس کا چچا آگیا میں ابوطالب کے پاس گیا مجھ سے انہوں نے کہا تم کیسے آئے۔ میں نے کہا میں ان نبی سے ملنا چاہتا ہوں جو تم لوگوں میں مبعوث ہوئے ہیں پوچھا کس لیے میں نے کہا میں ان پر ایمان لاؤں گا اور ان کی تصدیق کروں گا اور ان کے حکم کی اطاعت کروں گا پس علیؑ مجھے اس گھر میں لے گئے جہاں رسولؐ تھے حضرت نے فرمایا تم